Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ "

فی پرچہ ۱/- آنہ

۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳۸	۱۷ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش	۱۷ فروری سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۳۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ فروری۔ نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج دل میں کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ اور طبیعت خراب ہے۔ احباب دعائے صحت دعا فرماتے رہیں۔

ہندوستان میں مسلمان سیاسی اچھوتوں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں

آل پاکستان ہندو سبھا کے صدر چوہدری حکم چند انند کا بیان

راولپنڈی ۱۶ فروری۔ آل پاکستان ہندو سبھا کے صدر چوہدری حکم چند انند نے ان مظالم کی مذمت کی ہے جو ہندوستان میں اقلیتوں پر کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ اب اس دعوے کی اصلیت اچھی طرح بے نقاب ہو گئی ہے کہ ہندوستان میں ایک غیر فرقہ وارانہ حکومت قائم ہے۔ وہاں ایسے تمام لوگوں کے ساتھ جو اس مذہب کے پیرو نہیں ہیں۔ جو اتفاق سے اکثریت اور حکام کا مذہب ہے۔ انتہائی غیر منصفانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ حکومت ان کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے۔ بالخصوص وہاں کے مسلمان سیاسی اچھوتوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے ساتھ سخت ہتک آمیز سلوک روا رکھا جا رہا ہے اور ان لوگوں کو جو صدیوں سے نسلاً بعد نسلٍ اپنے گھروں میں آباد چلے آتے ہیں۔ بے دخل کیا جا رہا ہے۔

مشرقی بنگال کی اسمبلی نے متفقہ طور پر تنسیخ زمینداری کا بل منظور کر لیا

ڈھاکہ ۱۶ فروری۔ آج شام مشرقی بنگال کی اسمبلی نے متفقہ طور پر وہ بل منظور کر لیا جس کی رو سے لارڈ کارنوالس کے بندوبست دوامی کو جو گذشتہ ڈیڑھ سو سال سے رائج تھا۔ ختم کر دیا جائے گا۔ اور اس کی جگہ لگان داری کا ایک نیا طریقہ جاری کیا جائے گا۔ جس کے ماتحت ان کاشتکاروں کو زمین دی جائیگی جنہیں اب تک زمین پر کسی قسم کے مالکانہ حقوق حاصل نہیں تھے۔ مشرقی پاکستان برصغیر ہندو پاکستان میں وہ پہلا صوبہ ہے جس نے تنسیخ زمینداری سے متعلق ایسا بل پاس کیا ہے کہ جس کی رو سے حکومت زائد از ضرورت زمینوں پر قبضہ کر سکتی ہے چنانچہ اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد جس کے پاس بھی فی کس دس بیگھے سے زیادہ زمین ہوگی حکومت اسے اپنے قبضے میں لے لیگی۔ زمین تقسیم کرتے وقت ایسے کسانوں کو ترجیح دی جائے گی جن کے پاس بالکل زمین نہیں ہوگی یا وہ ایسی جائداد کے مالک ہوں گے کہ جو غیر اقتصادی نوعیت کی ہو۔ بل کی تیسری خواندگی کے وقت تقریر کرتے ہوئے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے کہا کہ صوبہ کے لاکھوں عوام کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے حکومت نے یہ اقدام کر کے بندوبست دوامی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے۔

پاکستان نے برما کو قرض دینا منظور کر لیا

کراچی ۱۶ فروری۔ آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے برما کو ۵ لاکھ پونڈ قرض دینا منظور کر لیا ہے۔

جنوبی افریقہ کی طرف سے پندرہ لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرنے کی پیشکش

فروری کے آخری ہفتہ میں پولینڈ فرانس اور انگلستان سے ۵ لاکھ ٹن کوئلہ پہنچ جائیگا

کیپ ٹاؤن ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ نے پاکستان کو اعلیٰ قسم کا ۱۵ لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ یہ کوئلہ ہندوستانی کوئلہ کی نسبت اچھا ہونے کے علاوہ سستا بھی ہوگا۔ امید ہے پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ڈکسن جو آجکل کیپ ٹاؤن میں ہیں۔ کوئلہ حاصل کرنے کے جملہ انتظامات جلد مکمل کر لیں گے علاوہ ازیں حکومت پاکستان جنوبی افریقہ کے ساتھ اس بارے میں طویل میعاد کا ایک معاہدہ کرنے کے امکانات پر بھی غور کر رہی ہے۔ کیونکہ جنوبی افریقہ کا کوئلہ مقابلتہً سستا پڑتا ہے۔ جہاں تک صوبہ سرحد کو کوئلہ کی سپلائی کا تعلق ہے۔ حکومت کی خواہش ہے کہ جملہ ضروریات کے لئے کسی ایک ملک پر بھروسہ نہ کیا جائے اسلئے گمان غالب ہے کہ کل ضروریات کا صرف ۵۰ فی صدی حصہ جنوبی افریقہ سے خریدا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے بعض پرائیویٹ تاجروں نے گھروں اور چھوٹے کارخانوں میں استعمال کے لئے ذرا گھٹیا قسم کا کوئلہ مہیا کرنے پر بھی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے امید ظاہر کی ہے کہ مغربی پاکستان کیلئے یہ کوئلہ بھی بڑی مقدار میں حاصل کیا جائے گا۔ جنوبی افریقہ کی بندرگاہ ڈربن سے چاٹگام اور کراچی تک کوئلہ پہنچانے کے لئے نہ صرف عام بحری جہازوں کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے بلکہ ایسے تیز رفتار جہاز بھی باسانی مل سکتے ہیں۔ جو مقررہ راستوں کے پابند نہیں۔ ادھر پولینڈ فرانس اور انگلستان کی بندرگاہوں سے ۵ لاکھ ٹن کوئلہ پاکستان روانہ ہو چکا ہے۔ امید ہے یہ کوئلہ اس مہینے کی آخیر تک پہنچ جائیگا۔ پتہ چلا ہے کہ بین الممالکتی آمد و رفت میں تعطل اور کفایت سے کام لینے کے باعث مشرقی پاکستان میں کوئلہ کا خرچ ۸۵ ہزار ٹن سے گھٹ کر ۷۰ ہزار ٹن رہ گیا ہے مغربی پاکستان میں بھی تیل کے استعمال کی وجہ سے کوئلہ کی کھپت پہلے کی نسبت کم ہو گئی ہے۔

ترک طلباء پشاور روانہ ہو گئے

کراچی ۱۶ فروری۔ ترک طلباء کی جو جماعت آجکل پاکستان آئی ہوئی ہے۔ آج صبح اس نے گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملاقات کی تیسرے پہر یہ طلباء پشاور روانہ ہو گئے۔

خلیج ٹوکیو میں خوفناک آتشزدگی

ٹوکیو ۱۶ فروری کل خلیج ٹوکیو میں کوانجی کی بندرگاہ میں آگ لگ جانے کی وجہ سے چھوٹے بڑے اکیس جہازوں میں سے کچھ بالکل تباہ اور کچھ بعض حصے جلکر ناکارہ ہو گئے۔ اندازہ ہے کہ اس آگ کے نتیجے میں ۵ کروڑ ین کا نقصان ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قریب ہی تیل صاف کرنے کے ایک کارخانے کی ٹنکی میں سے تیل بہہ بہہ کر بندرگاہ میں پھیل گیا اور جب بندرگاہ کے ایک ملازم نے آگ کے بعض انگارے ہوا میں پھینکے تو فوراً آگ بھڑک اٹھی۔ جس نے ان جہازوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا

مختصرات

کراچی ۱۶ فروری۔ شام لبنان اور شرق اردن کے لئے پاکستان کے نامزد کردہ سفیر مسٹر برکت علی قریشی آج صبح کراچی سے دمشق روانہ ہو گئے

لاہور ۱۶ فروری پاکستان اور پنجاب کی مشترکہ مہاجرین کونسل کا افتتاحی اجلاس ۲۳ و ۲۹ فروری کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محکمہ بحالیات کی تنظیم نو کے بارے میں غور و خوض کیا جائیگا۔

کراچی ۱۶ فروری۔ حکومت پاکستان نے اسبات کی منظوری دے دی ہے۔ کہ جاپان اپنے تجارتی نمائندے کا دفتر کراچی میں قائم کر سکتا ہے۔ اس اقدام کی اسلئے ضرورت پیش آئی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے

لندن ۱۶ فروری۔ برطانیہ کی وزارت خوراک کا وفد لندن سے کراچی روانہ ہو گیا ہے یہ وفد ایشیائی ممالک میں برطانیہ کے لئے بڑے پیمانے پر چائے خریدنے کا بندوبست کرے گا۔

جاپان کا اقتصادی وفد کراچی میں

کراچی ۱۶ فروری جاپان سے ۸ ممبروں کا ایک اقتصادی وفد کراچی آیا ہے۔ یہ وفد چند روز تک دارالحکومت میں قیام کر کے اسبات کے امکان پر بات چیت کرے گا کہ پچھلے سال کے معاہدے کے ماتحت جو تجارت ہو رہی ہے اسے مزید بڑھایا جائے۔ امریکن ڈپٹی انڈر سکرٹری مسٹر رابرٹ ویسٹ اسکے لیڈر ہیں۔ وفد میں جاپان کے تین تاجر بھی شامل ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے

اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا

قیام پاکستان سے قبل حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

بعض فتنہ پرداز حلقے جماعت احمدیہ کے برخلاف عوام میں غلط فہمیاں پھیلانے کے لئے یہ مشہور کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدانخواستہ پاکستان کی وفادار نہیں اور اس کے قیام کے خلاف ہے۔ چنانچہ انھوں نے امام جماعت احمدیہ کے ارشادات کو کاٹ چھانٹ کر ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کیا ہے اور دھوکہ دینے کے لئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا یہ ٹریکٹ جماعت احمدیہ نے شائع کئے ہیں۔

ذیل میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جو آپ نے قبل از تقسیم ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کو فرمائی تھی۔ اور الفضل ۱۹ مئی میں شائع شدہ موجود ہے۔ انصاف پسند حضرات اس تقریر سے خود اندازہ لگا لیں کہ پاکستان کے احمدی پاکستان کے وفادار ہیں یا نہیں:

فرمایا آج مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ دہلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ احمدی اس وقت تو پاکستان کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن کیا ان کو وہ کچھ بھول گیا ہے۔ جو کابل میں ان سے ہوا تھا اور جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو ان کے ساتھ پھر وہی سلوک ہوگا۔ جو اس وقت ہوا تھا

اس بات کو کئی پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے اول یہ کہ اگر پاکستان بن گیا تو احمدیوں سے وہی سلوک ہوگا جو کابل میں ہوا تھا۔ ایک دیانتدار جماعت جس کی بنیاد ذاتی اغراض پر نہ ہو۔ بلکہ مذہب۔ اخلاق اور دیانت پر ہو۔ وہ اس امر کا فیصلہ اس نقطۂ نگاہ سے نہ کرے گی۔ کہ میرا کس میں فائدہ ہے بلکہ وہ یہ دیکھے گی کہ حق کیا ہے۔ اور انصاف کا تقاضا کیا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ کل کو مسلمان ہمارے ساتھ کیا کریں گے۔ ہم نے دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس وقت جو جھگڑا ہے۔ اس میں حق کیا ہے۔ اور کون ہمدردی کا مستحق ہے۔ جب ہم گزشتہ سو سالہ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کو ہر ممکن طریق سے کچلنے کی کوشش کرتے اور صریحاً جنبہ داری اور ناانصافی سے کام لیتے رہے ہیں۔ اگر ملازمتوں کا سوال ہوتا۔ تو وہ مسلمانوں کو محروم رکھ کر ہندوؤں کو دیتے۔ اگر تجارت کا سوال ہوتا تو وہ ہندوؤں کو دی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مسلمان مفلس و قلاش ہوتے گئے۔ اور ہندو ترقی کرتے چلے گئے۔ ضروری تھا کہ ظلم کسی نہ کسی دن رنگ لائے۔ اور مسلمان اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ چنانچہ وہ مواد جو ایک لمبے ظلم کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں پرورش پا رہا تھا آج پھوٹ پڑا ہے۔

اور اب مسلمان جائز حقوق کا مطالبہ کرنے لگ گئے ہیں۔ اس وقت تک مسلمانوں کو ناقابل اور نالائق سمجھ کر دھتکار دیا جاتا تھا۔ لیکن آج وہ ایک الگ ملک کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں وہ بھی اپنی قابلیت کا اظہار کر سکیں۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ درست ہے۔ اگر ہندوؤں کا حق ہے کہ وہ آزادی کے لئے تگ و دو کریں۔ تو کیا مسلمانوں کا یہ حق نہیں کہ وہ بھی اپنی آزادی اور زندگی نا کشمکش کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں اب مسلمانوں کو احساس ہو چکا ہے۔ اور وہ بیدار ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے حقوق منوانے شروع کر دیئے ہیں۔ اور اس کی ذمہ داری ان ہندو لیڈروں پر ہے۔ جنہیں بارہا ہم نے بتایا تھا کہ تم مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کرو۔

ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے۔ اور انہیں ملنا چاہیئے۔ اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے۔ تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا۔

دوسرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ میں ہندوؤں سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ چلو مان لیا مسلمانوں نے ہم پر ظلم کئے تھے۔ لیکن تم تو بتاؤ بھلا تم نے ہمارے ساتھ کونسی خیر خواہی کی ہے۔ حالیہ فسادات میں بہار میں احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ قادیان کے پاس ایک سکھ لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں قادیان کی ساری اینٹیں اکھیڑ کر دریائے بیاس میں پھینکوا دونگا۔ الغرض ہندوؤں نے ظلم کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور جہاں تک ان کا بس چلا انہوں نے کمی نہ کی۔

تیسرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اگر انصاف کی تائید کرتے ہوئے ہمیں دکھ دیا جائے۔ اور ہم پر ظلم کئے جائیں۔ تو ہمارا یقین ہے کہ ان ظالموں کے اوپر ایک اور بادشاہ بھی ہے۔ جو ان کے ہاتھ کو روک سکتا۔ اور ان کو سزا دے سکتا ہے۔ اس اخبار نے امان اللہ کے ظلم کے واقعہ کو تو یاد دلایا ہے۔ لیکن اس نے اس کے انجام کو یاد نہیں کیا۔ جو اس ظلم کے نتیجہ میں ہوا تھا ہمارے غالب خدا نے اس کی حکومت کو نیست و نابود کر دیا۔ اس کے خاندان کی دھجیاں اڑا دیں۔ اور اسے ذلیل و خوار ہو کر ملک سے نکلنا پڑا۔ چنانچہ جب وہ سیلون سے جہاز پر سوار ہونے لگا۔ تو اس کے ایک درباری نے مجھے خط لکھا کہ امید ہے کہ اب تو آپ ہمارے لئے بددعا نہ کریں گے۔ کیونکہ اب ہمیں کافی سزا مل چکی ہے۔ اس نے لکھا کہ اکثر ہم میں یہ تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ ہماری حالت آپ کی بددعاؤں کے نتیجہ میں ہی ہوئی ہے۔

پس یہ تین نقطۂ نگاہ ہیں۔ اور ہمیں ان تینوں کے لحاظ سے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور ان کے حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ اور جب ہمیں یہ پتہ لگ گیا۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مدد کریں۔ اور انصاف کا ساتھ دیتے ہوئے اگر ہماری جان بھی چلی جائے۔ تو پروا نہیں۔ دوسرے ہمیں کسی قوم سے بھی نیکی اور ہمدردی کی توقع نہیں وقت آنے پر نہ ہندو ہمارے خیر خواہ ہونگے نہ مسلمان ہماری مدد کریں گے۔ ساری قومیں ہی ہمیں مظالم کا تختۂ مشق بنائیں گی۔ اور نبیوں کی جماعتوں سے ایسا ہوتا ہی آیا ہے۔ انہیں ہر طرف سے ہی دکھ پہنچا کرتا ہے

تیسرے ہمیں اللہ پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ وہ ظالم کے ہاتھ کو روک سکتا ہے۔ اور جو ہمارے مقابل پر آئے گا۔ وہ پاش پاش ہوگا۔ پس جن احساسات کا اظہار اس اخبار نے کیا ہے۔ وہ نہایت ہی ادنےٰ احساسات ہیں۔ ہمیں اس بات کی پروا نہیں کہ ہمارا کیا بنے گا۔ اور کل کو ہم سے کیا سلوک ہوگا۔ بلکہ ہمارا کام ہے انصاف کا ساتھ دینا اور مظلوم کی حمایت کرنا خواہ وہ مظلوم ہم سے دشمنی ہی کرے۔ لیکن ہمارا خدا کہے گا کہ میرے بندے حق و انصاف کی خاطر دشمن کی بھی اعانت کرتے ہیں تو کیا میں ان کا دوست ہو کر ان کا ساتھ نہ دوں۔

نور الحق صاحب ولد نور محمد صاحب مکمل پتہ بھجوائیں

ایک صاحب مکرم نور الحق صاحب ولد نور محمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کی درخواست بھجوائی ہے۔ مگر اپنا مکمل پتہ درج کرنا بھول گئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی سکونت۔ ڈاکخانہ و ضلع سے دفتر بیعت کو اطلاع دیں۔ تا ان کی بیعت کی منظوری کے متعلق ضروری کارروائی کی جا سکے۔

انچارج بیعت ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۱۷ فروری ۵۰ء

ختم نبوت پر ایک تقریر

جناب حافظ کفایت حسین صاحب نے اپنی سیالکوٹ کی تقریر میں جو آپ نے اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ کے اس عظیم الشان جلسہ میں فرمائی۔ جو انجمن تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہوا۔ اور جس کی صدارت سید عنایت علی شاہ صاحب مدیر "در نجف" کی تجویز اور مولوی محمد حسین صاحب ناظم انجمن تحفظ ختم نبوت کی تائید سے حافظ عبد الحمید صاحب صدر طبی کانفرنس سیالکوٹ نے فرمائی۔ اور جو احراریوں کے آرگن "آزاد" ۱۷ فروری ۵۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ فرمایا ہے کہ

"آیئے اب میں اس آیت کی طرف آتا ہوں۔ جو میں نے ابتدا میں پڑھی۔ اس آیت میں خاتم النبیین کے سب نے یہی معنے کئے کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور اس کے وہی معنے معتبر ہیں۔ جو کہ اس وقت سے چلے آ رہے ہیں۔ جس پر صحابہ کرام کا اجماع رہا۔ تابعین کا اجماع رہا۔ تبع تابعین کا اجماع رہا۔ محدثین کا اجماع رہا مفسرین کا اجماع رہا۔ اور کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ یہ معانی آپ ہی سے چلے آ رہے ہیں اور آج تیرہ سو سال بعد ایک آدمی کا اس اجماع کے خلاف آواز بلند کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور پھر جس چیز کو کوئی تیرہ سو سال میں تمام عالم انسانی میں بھی نہ سمجھا۔ جو مراقی اسے سمجھ لینے کا دعویٰ کرے تو وہ بے وقوف نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اگر آج تک اس لفظ کے اصل معنی ہی کسی کو معلوم نہ تھے۔ اصحاب کرامؓ کو معلوم نہ ہوئے۔ تابعین کو معلوم نہ ہوئے۔ تبع تابعین کو معلوم نہ ہوئے۔ محدثین و مفسرین کو معلوم نہ ہوئے۔ تو پھر تو اللہ تعالےٰ کی محبت ہی نا تمام رہ گئی۔ اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ اتنے عرصہ تک تمام عالم جہالت ہی میں رہا۔ اور یہ بات نا قابل قبول ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کی محبت تمام ہو چکی۔"

ہم نہایت ادب سے بزرگ علماء کے مندرجہ ذیل اقوال پیش کرتے ہیں:

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:-

(۱) ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی النبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلعم ولا یزید فی شرعہ حکما اٰخر و ھذا معنی قولہ صلعم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علےٰ شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکما شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الیٰ احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع و سد بابہ لا مقام النبوۃ (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

کہ وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود پر ختم ہوئی۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے۔ نہ کہ مقام نبوت پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے۔ اور یہی معنی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول کے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ اور لا رسول بعدی ولا نبی یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں۔ جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔ ہاں اس صورت میں نبی آ سکتا ہے۔ کہ وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت آئے اور میرے بعد کوئی رسول نہیں۔ یعنی میرے بعد دنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول میرے بعد نہیں آ سکتا۔ جو شریعت لے کر آوے۔ اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہو۔ پس یہ وہ قسم نبوت ہے جو بند ہوئی۔ اور اسی کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ ورنہ مقام نبوت بند نہیں۔

(۲) حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں:-

"وقولہ صلعم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی۔" (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ قول کہ میرے بعد نبی نہیں۔ اور نہ رسول اس سے مراد یہ ہے۔ کہ میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں۔

(۳) فان النبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزءٌ من اجزاء النبوۃ (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ سوال نمبر ۸۲ صفحہ ۱۵۵ مصر)

کہ نبوت قیامت کے دن تک مخلوقات میں جاری ہے۔ لیکن جو تشریعی نبوت ہے۔ وہ بند ہو گئی۔ تشریعی نبوت۔ نبوت کا ایک جزو ہے۔

(۴) عارف ربانی سید عبد الکریم جیلانی فرماتے ہیں:-

"فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعدہٗ وکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (الانسان الکامل باب ۳۶ و ترجمہ اردو خزینۃ التصوف صفحہ ۶۶)

کہ تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ختم ہو گیا۔ پس اس وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہوئے۔

(۵) حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں:-

قلت مع ھذا لو عاش ابراھیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکان من اتباعہٖ صلی اللہ علیہ وسلم ..... فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی ینسخ ملتہٗ ولم یکن من امتہٖ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸-۵۹)

میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا۔ اور اسی طرح اگر عمر نبی ہو جاتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبعین میں سے ہوتے۔ پس یہ اقوال خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

(۶) حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"وختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الٰہیہ تفہیم صفحہ ۵۳)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبی ختم ہو گئے۔ یعنی آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا۔ جس کو خدا تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔

(۷) مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں:-

"علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہو گا۔ وہ متبع شریعت محمدیہ ہو گا۔ پس بہر تقدیر بعثت محمدیہ عام ہے"

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس صفحہ ۳)

(۸) کیونکہ بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۲)

(۹) جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند نے فرمایا ہے:-

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

(۱۰) "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (ایضاً صفحہ ۲۸)

(۱۱) "من قال بسلب نبوتہ کفر حقا" (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

کہ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول نبی نہ ہوں گے۔ وہ پکا کافر ہے۔

برائے کرم حافظ صاحب فرمائیں۔ کہ ان علمائے اسلام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ "آج سے تیرہ سو سال کے بعد ایک آدمی کا اس اجماع کے خلاف آواز بلند کرنا حماقت ہے یا نہیں"۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا تیرہ سو سال میں تمام عالم انسانی میں کسی نے اس کو نہیں سمجھا۔ کیا آپ کے خیال کے مطابق یہ سب علمائے اسلام نعوذ باللہ "مراقی" تھے۔ اور ان کو علمائے حق ماننے والے نعوذ باللہ بیوقوف ہیں۔

پھر حافظ صاحب نے فرمایا ہے:-

"اور دیکھیئے خود اس آیت کے معنے اور مفہوم کتنا واضح ہے۔ اس جگہ یاد رکھنے کی یہ بات ہے۔ کہ معانی وہی قابل قبول ہیں۔ جو کہ اس وقت تھے۔ اور الفاظ کا وہی مفہوم لیا جائے گا۔ جو کہ اس وقت تھا۔ جبکہ یہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔ ایک مضمون لکھا جاتا اور اس کے آخر میں مہر لگا دی جاتی تھی۔ اور یہ سلسلہ تیرہ سو سال سے جاری ہے آج کل مہر کی جگہ دستخطوں نے لی ہے"۔

چلیئے ہم آپ کی تشریح "خاتم" کو مان لیتے ہیں۔ ذرا غور فرمائیے۔ اس کے کیا معنی نکلتے ہیں۔ مہر صرف یہ بتاتی ہے۔ کہ خط کا مضمون ختم ہو گیا ہے خود خط کا مضمون نہیں ہوتی۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مضمون نبوت کے لئے ایسی ہی مہر تھے۔ جیسی کہ اس وقت خطوں کے اخیر میں لگائی جاتی تھی۔ تو خدارا غور فرمائیے۔ آپ کیا فرما گئے ہیں۔ مضمون تو مہر سے علیحدہ ہوتا ہے۔ خدارا خاتم کی ایسی توضیح نہ فرمائیے جو خطرناک نتیجہ پیدا کرے

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"چلتے چلتے اور بات عرض کروں۔ جو کہ اپنے زبان و عمل سے خدا کے برابر کسی کو ٹھیرائے۔ وہ مشرک ہے چاہے کوئی کہنے والا ہو یا نہیں۔ اپنے مقام پر وہ ضرور مشرک ہے"۔

عرض ہے کہ اپنے اس قول کی روشنی میں مندرجہ ذیل اشعار کے لکھنے شائع کرنے والے پر جو "در نجف" کی اشاعت ۸ فروری ۵۰ء کے پہلے صفحہ پر شائع ہوئے ہیں فتویٰ دیجیئے۔

ہوئے جو پیدا حرم میں حیدرؓ خفانے پہلو وفا کے بدلے
بتوں نے طاقوں سے گر کے سجدے کئے علیؓ کو خدا کے بدلے
گئے جو معراج میں محمدؐ تو انکو پردے کی اک علیؓ سے
علیؓ کے لہجہ میں تھیں جو باتیں علیؓ تھے گویا خدا کے بدلے
کیا تھا بے ہوش کس نے تمکو؟ ہوا تھا کیا طور پر بتاؤ
وہ نور حیدرؓ تھا جو کہ دیکھا کلیم! نور خدا کے بدلے
حرم میں جب یہ ہوئی ولادت جہاں میں ہونے لگی مسرت
تھا ملائک نے کی علیؓ کی فلک پہ ذکر خدا کے بدلے

جناب حافظ صاحب کی تقریر کا مندرجہ ذیل حصہ آزاد نے موٹے حروف میں شائع کیا ہے۔

"مرزائیوں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ یہ آواز صرف ایک جماعت یا چند افراد کا غوغا ہے۔ یہ آواز

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

احمدیت ۔ یعنی حقیقی اسلام

از مکرم مولوی محمد شریف صاحب امینی مولوی فاضل نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

دنیا میں کسی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے مختلف راستے ہوتے ہیں۔ اور وہ راستہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچائے مذہب کہلاتا ہے۔ بہترین مذہب وہی ہوگا جو انسان کا تعلق خدا سے پیدا کروادے اور اسے خدا کا مقرب بنادے کیونکہ روحانی دنیا میں اصل مقصود خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ آج صفحہ عالم پر مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ایک محقق اور متلاشی حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ مذاہب کی جانچ پڑتال کرے اور دیکھے کہ کس مذہب کی تعلیم پر چل کر وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

سو ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ ایسا زندہ اور کامل مذہب صرف اسلام ہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوا۔ اور مختلف ممالک میں کامیابی سے پھیل گیا اور جس کی برکات ہر زمانہ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس زمانہ میں بھی جبکہ اسلام کا روشن چہرہ غلط نظریات اور مسلمانوں کی اپنی بدعملی کی تاریکی میں چھپ چکا تھا تو اس کا منور چہرہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان (پنجاب) کی مقدس بستی میں مبعوث فرمایا۔

آپ کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" بیان کی گئی ہے۔ یعنی آپ دین اسلام کو از سر نو زندگی بخشیں گے اور شریعت اسلامیہ کو پھر سے قائم کریں گے۔ آپ نے آکر مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا اور اسلام کی برتری و فضیلت کو روشن دلائل اور تازہ نشانات سے ثابت کیا اور اعلان فرمایا کہ مذہب اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے جس کا خدا زندہ، رسول زندہ اور کتاب زندہ ہے۔ اور انہیں تین باتوں پر کسی مذہب کی زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔ اور اس زندہ اسلام کا دوسرا نام "احمدیت" ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متذکرہ بالا تین باتوں کی قدرے تفصیل بیان کردی جائے۔

(۱) زندہ خدا

ہر مذہب کا نقطہ مرکزی خدا تعالےٰ کی ذات ہے اور کسی مذہب کے اختیار کرنے میں اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ خدا جو تجلیات کا سرچشمہ ہے اس پر ایسا یقین کامل پیدا ہو جائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ کیونکہ گناہ کی خشیت روح انسانی کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کبھی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو۔ مگر اس خالق و مالک ہستی کی پہچان جس قدر ضروری قرار پاتی ہے۔ بدقسمتی سے اتنے ہی غلط نظریات و خیالات اس کے ذات و صفات کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔

دہریہ لوگ اس کی ہستی کے قائل ہی نہیں۔ پارسی ایک کی بجائے دو خداؤں یعنی (خالق خیر اور خالق شر) کے قائل ہیں۔ عیسائی باپ۔ بیٹا روح القدس تین اقانیم کے قائل ہیں۔ اور اسی طرح بعض دیگر مذاہب میں مختلف اجرام فلکی۔ نباتات جمادات اور دیوی دیوتاؤں کو خدا کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ بعض لوگ خدا کو باوجود قادر مطلق۔ سَرب شکتیمان ہونے کے روح و مادہ کا خالق نہیں مانتے بلکہ روح و مادہ کو بھی خدا تعالےٰ کی طرح ازلی و ابدی قرار دیتے ہیں۔

برہمو سماج اور دیو سماج خدا کی صفت تکلّم کے ہی منکر ہیں۔ کہ خدا بندے سے کلام کر ہی نہیں سکتا۔ یہ امر اس کی شان الوہیت کے منافی ہے۔ کسی نے خدا کی صفت تکلّم کو تو تسلیم کیا مگر ویدوں۔ تورات۔ انجیل تک ہی اسے محدود کردیا ہے۔ خود مسلمانوں نے قرآن مجید کے نزول کے بعد وحی الٰہی کے دروازہ کو بند قرار دیدیا ہے۔

ان سب نظریات کے مقابل پر اسلام کی تعلیم کی روشنی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی نے اعلان فرمایا کہ خدا موجود ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں واحد لاشریک ہے۔ اس کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ ان میں کبھی تعطل پیدا نہیں ہوتا وہ حیّ وقیّوم ہے۔ وہ آج بھی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور انہیں اپنے کلام سے نوازتا ہے چنانچہ فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار

پھر حضور فرماتے ہیں کہ:۔

(الف) "ہمارا زندہ حی وقیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے...... یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا اور قبول کر کے اطلاع دیتا ہے۔"
(نسیم دعوۃ صفحہ ۷۸-۸۰)

(ب) "سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔ اس اشتہار دینے کی اصل غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی۔ جیسے اوّل ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کیلئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے؟ ہم مردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔"
(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ صرف دعویٰ ہی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے الہامات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ پیشگوئیاں کیں جو عین وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ قبولیت دعا کے معجزات دکھلائے۔ یہ سب باتیں آپ کی مختلف کتب میں شائع شدہ موجود ہیں اور یہ امور ثابت کرتے ہیں کہ واقعی آپ کا تعلق ایک زندہ خدا کے ساتھ تھا۔

(۲) زندہ رسول

دنیا میں مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں اور قوموں میں خدا کے رشی۔ منی۔ اوتار، نبی اور رسول آئے اور خدا سے گیان اور معرفت حاصل کر کے اپنی اپنی قوم کی اصلاح کی۔ مگر ان بزرگان کی لائی ہوئی تعلیم ایک محدود زمانہ اور ایک محدود علاقہ کے لئے ہوتی تھی اور جبکہ دنیا ترقی کر چکی تھی اور عقل انسانی اپنے کمال کو پہنچ چکی تھی ضرورت تھی کہ اللہ تعالےٰ اپنا کوئی عالمگیر رسول بھیجے جس کا دائرہ عمل صرف ایک قوم یا علاقہ نہ ہو بلکہ سب دنیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے عرب کی سرزمین کی مکہ بستی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کا پیغام سب دنیا کے لئے تھا۔ آپ نے روحانی دنیا میں ایک انقلاب پیدا فرمایا۔ وحشیوں کو انسان۔ انسانوں کو با اخلاق انسان۔ اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا۔ آپ کا یہ کمال صرف آپ کی جسمانی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوگیا بلکہ خدا تعالےٰ نے آپ کو عالمگیر اور تا ابد رہنے والی شریعت عطا فرمائی۔ اور اپنی رضا و خوشنودی حاصل کرنے اور فلاح و نجات کیلئے آپ کی اتباع کو لازمی قرار دیا۔ چنانچہ امت محمدیہ میں بیشمار لوگوں نے آپ کے فیضان کی برکت سے روحانی مدارج کو حاصل کیا۔ صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت کے درجات آپ کے سچے متبعین پر کھولے گئے۔ چنانچہ یہی امور اس امر کا ثبوت ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں کیونکہ آپ کا فیض اب بھی جاری ہے۔ جبکہ باقی انبیاء و رشیوں کی اتباع سے کسی کو خدا کا قرب حاصل نہیں ہو رہا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں اپنے وجود کو بطور تحدی پیش فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے تھے۔ دوسرا کوئی نہیں رکھتا۔ آپ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کر کے خدا تعالےٰ کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔ ان کا نمونہ ایک میں بھی موجود ہوں۔" (زندہ رسول)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامت بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔" (ضمیمہ انجام آتھم)

چنانچہ آپ پر الہام نازل ہوا۔ "کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم" کہ تمام برکات جو آپ پر نازل ہوتی ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا ہی نتیجہ ہیں حضور فرماتے ہیں "اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

آج بھی جماعت احمدیہ میں سینکڑوں لوگوں پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔ خدا ان کی دعاؤں کو سنتا ہے۔

اور شرف قبولیت بخشتا ہے اور سب سے ممتاز ہستی جماعت کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اور یہ سب اسلام کی زندگی کے زندہ شاہد ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ ہو اور سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اس مذہب میں تازہ بتازہ ہوں۔

(۳) زندہ کتاب

مذہبی تعلیم کی بنیاد اس صحیفہ آسمانی پر ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اس کے رسول کی معرفت مخلوق کی ہدایت کیلئے نازل کیا جاتا ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف صحیفے نازل ہوئے۔ مگر ان کی تعلیمات عارضی اور محدود لوگوں کیلئے تھیں۔ مگر اب زمانہ ترقی کر چکا تھا۔ ضرورت تھی کہ کوئی کامل اور عالمگیر شریعت نازل ہو جو زندگی کے ہر شعبہ میں کام آ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ کلام نازل فرمایا جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر قسم کی روحانی و اخلاقی ضرورتوں کو پورا کرنے والی کتاب ہے۔ اس کتاب کی لفظی و معنوی حفاظت کا وعدہ بھی خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے "انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون" کہ ہم نے ہی اس کلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ یہ وعدہ نہایت شان سے پورا۔ لفظی طور پر یہ کلام پاک آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ تحریر کے علاوہ بے شمار حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے۔ معنوی حفاظت کے لئے خدا نے اس امت میں مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی کو مسیح موعود و مہدی موعود بنا کر بھیجا۔ آپ نے قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے ثبوت میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر براہین احمدیہ ہے۔ آپ نے اس کتاب میں نہایت تحدی کے رنگ میں جملہ مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کا چیلنج دیا ہے اور براہین احمدیہ میں بیان کردہ دلائل کا مقابلہ کرنے والے کو دس ہزار روپیہ کا انعام دینے کا وعدہ فرمایا۔ مگر کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں :-

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنا یا ہم نے
آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں مذاہب عالم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مرزا صاحب کی طرف سے بھی اسلام کے نمائندہ ہونے کی صورت میں ایک مضمون پڑھا گیا۔ اور اس مضمون کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو قبل ازیں بشارت دے دی تھی کہ یہ مضمون باقی مضامین پر غالب رہے گا۔ چنانچہ دوست دشمن نے بھی مضمون کے غلبہ کو بالا رہنے کو تسلیم کیا۔ آپ کا یہ شاندار لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع شدہ موجود ہے۔ غرض اسلام کی زندگی کے متعلق آپ نے دنیا کے سامنے واضح رنگ میں اعلان فرما دیا کہ اگر کوئی مذہب دنیا میں زندہ ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کیلئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو وہ آرام سے اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کیلئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ "لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب سے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(دیکھو زندہ رسول)

سو خوش قسمت ہے وہ انسان جو ان باتوں کو پڑھ سنکر انہیں اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر علیحدگی میں ٹھنڈے دل سے ان پر سوچ بچار کرتا ہے۔ آج روحانی زندگی صرف اور صرف احمدیت میں ہی نظر آتی ہے اطمینان قلب اور تسکین روح صرف اسلام میں ہی میسر آ سکتی ہے۔ پس اگر آپ روح کی تسکین اور روحانی زندگی کے خواہاں ہیں تو احمدیت میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع اختیار کریں کہ اسی میں سب خیر و برکت ہے۔

مکرم حافظ جمال احمد صاحب مرحوم صحابی تھے

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور)

مکرم اکمل صاحب کا مندرجہ ذیل مضمون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملاحظہ کرنے کے بعد فرمایا :-

"میں نے صحابی ہونے کا انکار نہ کیا تھا۔ بلکہ یہ کہا تھا کہ میں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نہیں دیکھا۔ اسلئے یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ صحابی تھے میں نے انہیں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دیکھا تھا۔ ان کے والد کے بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ حافظ غلام محی الدین مرحوم کا ان سے کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ بھیرہ کے تھے اب ان کے لڑکے میاں عبد العزیز ہیں جو غالباً اس وقت کنری سندھ میں کام کر رہے ہیں۔ حافظ جمال احمد صاحب کے والد صاحب حضرت خلیفہ اول کے وقت میں قادیان آ گئے تھے اور غالباً وہیں فوت ہوئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ بیمار ہو کر حضرت خلیفہ اوّل کی ڈیوڑھی کے شمال مغربی کمرہ میں ایک چارپائی پر پڑے ہوا کرتے تھے"

الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ میں جو چھپا ہے کہ حافظ صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا۔ اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ زیادہ دیر صحبت سے مستفیض نہیں ہو سکے تھے۔ ورنہ جب حضور آخری بار لاہور تشریف لے گئے۔ اور میں نے بھی ایک نظم لکھنے کے بعد حاضر خدمت ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور اخبار بدر وہیں سے شائع ہونے لگا۔ ایک روز میں نے حافظ صاحب کو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے سامنے جہاں حضور فروکش تھے کھڑے پایا۔ ان کی شخصیت جاذب نظر پائی اور بحیثیت اخبار نویس ہونے کے کچھ میرا فرض بھی تھا۔ نو وارد سمجھ کر میں نے سلام دیا۔ مصافحہ کیا۔ اور پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں تو جواب دیا پشاور کی طرف سے۔ میں نے کہا کہ زبان پر تو پوٹھوہار کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہنے لگے ٹھیک ہے۔ حافظ غلام محی الدین کو آپ جانتے ہیں (غالباً یہی نام لیا ان کا حضرت مولانا نور الدین صاحب سے تعلق تھا) اسکے بعد بہت ہی جلد حضور مغفور کا وصال ہو گیا۔ رفتی گل سیر ندیدم بہار آخر شود۔ بعدہ حافظ صاحب قادیان آ گئے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں داخل۔ ان کی شادی بنت صوفی تصور حسین صاحب مرحوم بریلوی سے ہوئی جو پہلے پیر منظور محمد صاحب کے نکاح میں آئیں اور آپ نے عذر تسریح باحسان کر دی تھی۔ حافظ صاحب نے قادیان میں ایک مکان بھی بنوایا۔ الفضل میں عرصہ تک رکن ادارت رہے آپ عموماً تصدیق المسیح اور الاسلام وغیرہ عنوانات کے ماتحت نہایت اچھے مدلل مضمون لکھا کرتے تھے تحریر و تقریر میں خوب ملکہ تھا۔ ماریشش میں آپ نے مناظرات و مواعظ کی رپورٹیں ابتداء میں مفصل بھیجتے رہے جن میں سے اکثر چھاپی گئیں (ان ایام میں ارکان ادارت میں سے کسی کا نام مضمون کے نیچے نہیں چھپتا تھا۔ اسلئے عام طور پر معلوم نہیں ہو سکتا کہ ان کا کون کونسا مضمون ہے۔ ماریشس میں تین مبلغ گئے۔ عزیز محترم حافظ عبید اللہ صاحب حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حافظ صاحب تینوں الفضل میں کام کرتے رہے۔ آپ کے دو لڑکے قادیان سے ہجرت پیش آنے سے قبل ماریشش سے آ گئے تھے۔ زیادہ خاندانی حالات اور موجودہ حالات اور موجودہ اولاد کے اسماء امید ہے واقف احباب مثلاً حضرت مفتی محمد صادق صاحب حکیم نظام جان صاحب وغیرہما لکھیں گے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی شہادت

حضرت پیر منظور محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

حافظ جمال احمد صاحب صحابی تھے۔ میں نے خود دیکھا کہ حضرت صاحب اپنے مکان میں ٹہل رہے تھے اور حافظ جمال احمد صاحب صحن کے دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت صاحب کو ٹہلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

خاکسار پیر منظور محمد از مقام ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ تحصیل چنیوٹ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۵۰ء

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔

وقت کے بعد آنے والے وعدے رد کر دیا جائیگا

فرمایا! "ہر سال یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ اور ہر سال ہی میں نے دیکھا ہے۔ کہ میعاد کے بعد بعض درخواستیں آجاتی ہیں۔ کہ ہم میعاد کے اندر وعدہ بھجوانے سے رہ گئے تھے۔ ہمیں بھی شامل کر لیا جائے۔ سو ہر سال ہی سوائے کسی استثنائی صورت کے ہمیں ایسے وعدوں کو رد کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جہاں چندہ لینے سے ہماری یہ غرض ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دوست اپنے اموال خرچ کریں۔ اور اس سے اسلام کی تائید ہو۔ وہاں ساتھ ہی ہماری یہ بھی خواہش ہے۔ کہ جماعت کو تربیت کی صحیح لائن پر لایا جائے۔ اور جماعت کے اندر یہ احساس پیدا کیا جائے۔ کہ جب کوئی وقت مقرر کیا جائے۔ تو اس وقت کے اندر اندر وہ اپنی قربانی پیش کرے۔ پس وقت کے بعد آنے والے وعدوں کو ہم رد کر دیتے ہیں۔ تو وعدہ کرنے والوں کو جو دکھ اس سے پہنچتا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں۔ بلکہ ان پر ہے۔ اگر وقت کے بعد آنے والے وعدوں کو ہم بلاوجہ قبول کر لیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اور لوگوں کو بھی سستی کی تحریک کرتے ہیں۔ پس میعاد کے بعد آنے والے وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے۔ سوائے کسی ایسی صورت کے کہ وعدہ کرنے والے کی معذوری روز روشن کی طرح واضح ہو۔"

آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھ اور سمجھ لیا۔ اگر آپ نے تحریک جدید کے دفتر اول کے سولھویں سال یا دفتر دوم کے سال ششم میں ابھی تک اپنی قربانی حضور کے پیش نہیں کی ہے۔ تو فوراً اپنا وعدہ حضور کی خدمت میں بھجوا دیں۔ کیونکہ ۲۸ فروری آخری میعاد قریب آگئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اس تحریک جدید کے جہاد کبیر کی سعادت میں حصہ لینے سے رہ جائیں۔ اے دوستو! آگے بڑھو۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر یہ دن پھر نہیں آئیں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ربوہ میں رہائش کا نادر موقعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بعض ایسے غیر از کارکنان کے لئے چند مکانات مخصوص کئے گئے ہیں۔ جو ربوہ میں فوری رہائش اختیار کر کے اس کی برکات اور فیوض سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ اس غرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ مکانات جلسہ سالانہ کی بیرکوں کو مکانات کی صورت میں منتقل کر کے بنائے جائیں گے۔ ایسے ایک کوارٹر پر جو دو کمروں (جو ۹ × ۱۲ فی کمرہ) ایک باورچی خانہ (۷ × ۴) اور ایک پاخانہ (۵ × ۴) پر مشتمل ہوگا۔ جس کا صحن (۲۵ × ۱۲) کا ہوگا۔ لاگت -/۴۲۰ روپے ہوگی۔ ان کوارٹرز کے حصول کے لئے شرط یہ ہوگی۔ کہ تعمیر کمیٹی رقم مجوزہ ۱۰ ایسے دوستوں سے پیشگی وصول کر کے کوارٹرز تیار کر دے گی جو تابع منظوری امور عامہ مرکز کے فوائد استفادہ کرنا چاہیں۔ مگر یہ کوارٹرز جلسہ سالانہ کے ایام میں ۱۵ دسمبر سے ۲۴ جنوری تک خالی کر دینے ہوا کریں گے۔ نیز یہ مکانات عارضی ہونگے۔ اور غالباً ایک دو سال کام آسکیں گے پھر یہ جگہ ریلوے کے لئے مخصوص ہے۔ خالی کرنی پڑے گی۔ اس لئے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد اپنے نام اور رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہ قیمت کوارٹرز بھجوا دیں۔ واضح رہے ایسے کوارٹرز بہت محدود ہونگے۔ جن کی رقوم معہ درخواستوں کے پہلے آئیں گی۔ ان کو ترجیح دی جائیگی۔ رقم وصول نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ)

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سید احمد علی صاحب فاضل مبلغ حیدر آباد سندھ۔ جلسہ سالانہ کے معاً بعد مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی و تربیتی لیکچر دیئے۔ ڈھیرانوالی۔ مانگٹ اونچے۔ پیر کوٹ۔ چک چھٹہ۔ بوائے۔ پریم کوٹ۔ چاہ تالی والا۔ چاہ بیلی والہ حیدر آباد سندھ۔ انفرادی طور پر ۴۲ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ اور بعض کو ٹریکٹ و رسائل دیئے گئے۔ دو مرتبہ مودودی پارٹی کے ایک صاحب سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اور غیر احمدی مولوی سے نبوت پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ ۸۳۰ میل سفر۔ ٹانگہ۔ سائیکل۔ بذریعہ ریل اور پیدل کیا گیا۔

شیخ عبد القادر صاحب فاضل مبلغ شیخوپورہ۔ جلسہ سالانہ کے معاً بعد چک ۱۹ جڑانوالہ میں گئے۔ وہاں کے ایک احمدی زمیندار نے ایک غیر احمدی شیعہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب امام مہدی ثابت نہ ہوں (احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق) تو احمدی غیر احمدی بن جائے۔ ورنہ غیر احمدی احمدی بن جائے۔

اس کے لئے غیر احمدیوں نے ایک احراری مولوی کو جڑانوالہ سے بلایا۔ دس دس منٹ کی باریاں مقرر ہوئیں دو گھنٹہ مناظرہ ہوا۔ سارا چک حاضر تھا۔ احراری مولوی کی تقریر گالیوں سے پُر تھی۔ عین موقعہ پر دار قطنی مل گئی اور اس میں سے امام مہدی کے متعلق حوالہ پیش کرنے پر پبلک پر اچھا اثر پڑا۔ تین نوجوانوں نے بیعت کی۔

امید ہے پانچ چھ خاندان بہت جلد احمدیت اختیار کر لیں گے۔ انشاء اللہ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سانگلہ ہل۔ چک جھور۔ دھاندووالی سیٹھیالی۔ چک جھوڑ۔ شیخوپورہ اور کرتو کا دورہ کیا۔ اور تربیتی تقریریں کی گئیں۔

سانگلہ ہل میں ایک شخص میاں احمد خان صاحب سپروائزر فوڈ گرین سنٹر مڑھ بلوچاں نے بیعت کی۔ ۱۴ افراد کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔ ۳۰۰ میل سفر کیا گیا۔

مولوی عبد المالک خان صاحب فاضل مبلغ کراچی۔ آٹھ پبلک لیکچر دیئے۔ تین لیکچر انجمن احمدیہ کے ہال میں ہوئے۔ چوتھا لیکچر لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں جس میں مستورات کو خدمت دین کی طرف توجہ دلائی گئی۔ پانچویں تقریر حلقہ مارٹن روڈ میں۔ چھٹی تقریر خدام کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر۔ آٹھویں تقریر سیرت النبی صلعم کے جلسہ پر جو زیر صدارت سفیر انڈونیشیا منعقد ہوا تھا۔ آنحضرت صلعم کے عظیم الشان مشن کے موضوع پر کی۔ ایک کسٹم آفیسر صاحب۔ جو غیر احمدی ہیں کے زیر انتظام ایک مباحثہ دو گھنٹے تک مولوی محمد یوسف صاحب اہلحدیث سے ہوا۔

ایک پرائیویٹ مجلس میں بعض دہریہ خیالات کے نوجوانوں سے دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ گفتگو کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے انجمن کے ہال میں آتے رہنے اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔

بیعت:۔ اس عرصہ میں ایک صاحب نے بیعت کی۔ انفرادی طور پر ۱۶ افراد کو سلسلہ کے عقائد اور نظام نیز اختلافی مسائل سے آگاہ کیا۔

مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ لاہور۔ درس ۱۰۔ لیکچر ایک عدد کیا گیا۔ آٹھ کس کو تبلیغ کی گئی۔ گیارہ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ ۲۰ کس احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ چنیوٹ۔ ۶ تقریریں۔ اصلاحی و تربیتی قربانی وغیرہ کے متعلق کیں۔ ۱۳ احباب کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی روزانہ صبح و شام قرآن مجید کا درس دیا۔ اب مولوی صاحب موصوف کو گکھڑ کی جماعت میں تبلیغ و تربیت کیلئے بھیجا گیا۔

چندہ تعمیر مسجد ربوہ میں وعدے پورا کرنیوالے احباب

(جماعت احمدیہ جہلم شہر)

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۱۹	مستری محمد حسین صاحب جہلم	-/۱	۲۶	مولوی عبد المغنی صاحب جہلم	-/۱/۲
۲۰	عبد الحق صاحب "	-/۲	۲۷	کیپٹن محمد اسلم صاحب "	[illegible]
۲۱	خواجہ عبد السبحان صاحب "	-/۱	۲۸	مولوی محمد حسین صاحب "	-/۵
۲۲	شیخ عبد اللطیف و منیر احمد صاحب "	-/۲	۲۹	بابو عبد الحمید صاحب "	-/۱۵
۲۳	عبد الرحیم صاحب پان فروش "	-/۲	۳۰	چوہدری محمد ظریف صاحب "	-/۱۰
۲۴	خواجہ عبد الحق صاحب "	-/۵	۳۱	محمد ابراہیم صاحب پسر حوالدار محمد شفیع صاحب "	-/۴/-
۲۵	مرزا غلام مصطفیٰ صاحب "	-/۲	۳۲	عبد السلام صاحب پسر خواجہ عبد الحمید صاحب "	-/۴/-
۳۳	سیٹھی محمد اسحٰق صاحب جہلم	-/۲	۴۰	محمد صادق صاحب جہلم	-/۲/-
۳۴	عبد السلام صاحب مالی "	-/۱۰	۴۱	محمد رفیع صاحب ناظر "	-/۳

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۳۵	چوہدری بشیر احمد صاحب "	-/۱۰	۴۲	سید محمد حسین شاہ صاحب "	-/۱
۳۶	خواجہ عبد اللہ صاحب "	-/۵	۴۳	چوہدری نور الدین صاحب ٹنگ کنٹرولر معہ اہل و عیال "	-/۵۰
۳۷	ڈاکٹر نور الٰہی صاحب بٹ "	-/۵	۴۴	از طرف والدین "	-/۵۰
۳[۸]	سیٹھی فضل الحق صاحب "	-/۱۰	۴۵	سید زمان شاہ صاحب معہ اہل و عیال	-/۵
[۳۹]	مستری عبد الغنی صاحب "	-/۱		کل میزان -/۹/۳۹۹ جزاہم اللہ احسن الجزاء	

تعلیم الاسلام کالج میں ایک علمی لیکچر!

بروز سوموار مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی عریبک سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "مسلمان اور علم حیات" کے موضوع پر کالج کے سٹاف روم میں ساڑھے چار بجے شام ایک علمی اور تحقیقی مقالہ پڑھ رہے ہیں۔ تمام ان احباب کو جو علمی مقالوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ دعوت دی جاتی ہے۔ (عزیز احمد II ایئر سیکرٹری عریبک سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ایٹم بم کے متعلق مسٹر چرچل کی تجویز!

لندن ۱۶ فروری۔ مسٹر چرچل نے سالماتی قوت کے بارے میں تین بڑوں کی ملاقات کے لئے کل جو تجویز پیش کی تھی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ایٹلی نے کہا ہے کہ یہ معاملہ اقوام متحدہ کے زیر غور رہنے۔ مسٹر ایٹلی نے کہا۔ یہ مسئلہ غور و فکر کا محتاج ہے کہ اس میں کوئی نئی کوشش سود مند ثابت ہوگی یا نہیں۔ میں مسٹر چرچل کی تجویز کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ میں وزیر خارجہ سے مشورہ کئے بغیر اس مرحلہ پر کچھ مزید کہنے سے معذور ہوں۔

دعائے مغفرت

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مولوی محمد رمضان صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۱۲/۱۳ جنوری ۱۹۵۰ء کی درمیانی شب کو فوت ہو گئے تھے اب ۲/۳ کو ان کا چھوٹا لڑکا عزیز سلیمان نمونیہ کے شدید حملہ سے فوت ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کے پسماندگان کا ابھی سابقہ صدمہ بھی نہیں بھولنے پایا تھا کہ لڑکا فوت ہو گیا۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو باپ بیٹے کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے اور ان کا خود کفیل ہو۔ سر دست ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ آمین یا رب العٰلمین“
خاکسار ملک غلام نبی امیر جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔

(۲) میرا چھوٹا بھائی محمد شریف لمبی بیماری کے بعد ۲۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے آمین۔ (خاکسار محمد دین حجام ابن میاں نظام دین مرحوم آف کھاریاں حال ربوہ)

درخواستہائے دعا

”خاکسار اور برادرم چوہدری عبد الحمید صاحب مولوی فاضل اس سال ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں خاکسار محمد صالح (ز) مولوی فاضل

(۳) میرا لڑکا مبارک احمد خاں ایک جرم میں ماخوذ ہے۔ اپیل دائر کی گئی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے“
خاکسار محمد شریف خاں پرائیویٹ ٹیوٹر ولد مولانا عبد القادر صاحب مرحوم لودھیانوی

عراق کی سائنٹیفک اکاڈیمی
چوہدری محمد ظفر اللہ خان رکن بن گئے

بغداد ۱۶ فروری۔ عراق کی سائنٹیفک اکاڈیمی نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کو اپنا باقاعدہ رکن منتخب کر لیا ہے۔

پاکستان اور ہندوستان میں مصالحت کرانے کے لئے مصر کی پیشکش

کراچی ۱۶ فروری۔ سردار محمد ابراہیم خاں صدر آزاد کشمیر نے آج یہ انکشاف کیا ہے کہ حکومت مصر نے حفاظتی کونسل کے دائرہ عمل میں رہتے ہوئے کشمیر کے سلسلہ میں غیر رسمی طور پر پاکستان اور ہندوستان میں مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے۔ سردار صاحب نے کہا کہ یو این او میں متعین مصر کے مستقل نمائندے نے مجھے مطلع کیا ہے کہ وہ فریقین سے بات چیت کر چکے ہیں۔ اور انہیں امید ہے کہ ان کی مساعی کامیاب ثابت ہونگی۔ میں نے ۱۳ فروری کو قاہرہ میں ان سے تبادلہ خیالات کیا تھا۔ جہانتک محمد فوزی بے کی بات چیت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ان کی تجویز ہے کہ کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرائی جائے۔ سردار صاحب آج رات بذریعہ طیارہ قاہرہ سے کراچی پہنچے ہیں۔ آپ نے اپنے سہ ماہی دورے میں مختلف ملکوں کے ذمہ دار رہنماؤں سے گفت و شنید کی اور انہیں کشمیر کے حقائق سے آگاہ کیا۔

مشرقی بنگال پہنچنے والے مہاجرین کی امداد

کراچی ۱۶ فروری۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کمیٹی نے مغربی بنگال سے مشرقی بنگال جانے والے مہاجرین کی امداد کیلئے (جو بڑی تعداد میں پاکستان پہنچ رہے ہیں) دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ خواجہ شہاب الدین وزیر مہاجرین جمعہ کو بذریعہ طیارہ ڈھاکہ تشریف لے جا رہے ہیں تاکہ حکومت مشرقی پاکستان سے ان مہاجرین کے بارے میں مشورہ کر سکیں۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ قائد اعظم ریلیف فنڈ کمیٹی کے خزانچی مسٹر یعقوب شاہ اور آنریری سیکرٹری مسٹر زیڈ اے زماں ۱۷ فروری کو عازم ڈھاکہ ہو رہے ہیں تاکہ مغربی بنگال کے مسلم مہاجرین کی حالت بچشم خود دیکھ سکیں اور ان کے لئے ضروری انتظامات کر سکیں۔

کنٹونمنٹ بورڈوں کے سابقہ ملازمین کے مطالبات

لاہور ۱۶ فروری۔ وزارت دفاع حکومت پاکستان نے ہندوستان کے کنٹونمنٹ بورڈوں کے سابقہ ملازمین کی طرف سے جو تقسیم ملک کے وقت پاکستان چلے آئے تھے مطالبات پیش کرنے کیلئے مجوزہ فارم جاری کئے ہیں۔ پراویڈنٹ فنڈ کے بقائے تنخواہ اور رخصت کی تنخواہ وغیرہ کی باقیوں اور زر ضمانت کی واپسی یا ادائیگی کے متعلق مطالبات طلب کئے گئے ہیں۔ ان فارموں کی کاپیاں ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب گورنمنٹ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ فارموں کی دیسی چار چار کاپیاں مکمل کر کے ڈپٹی سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے پاس بھیجی جائیں۔ تاکہ انہیں وزارت دفاع راولپنڈی میں روانہ کیا جا سکے۔ (سرکاری اطلاع)

پاکستان نرسز ایسوسی ایشن کی پہلی کانفرنس

پاکستان ٹرینڈ نرسز ایسوسی ایشن کی پہلی کانفرنس ۱۷ فروری سنہ بروز جمعہ میو ہسپتال میں بمقام لاہور منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس کی رسم افتتاح تصدق حسین اور کرنل ملک ڈائرکٹر محکمہ صحت پنجاب ادا کریں گے۔ اس کانفرنس میں کراچی، پشاور، کوئٹہ، راولپنڈی اور دیگر مقامات سے ڈیلیگیٹ نرسیں شرکت کر رہی ہیں۔ اس کانفرنس کے ایجنڈے میں اس اہم مسئلہ پر غور کیا جائے گا کہ برازیل میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی نرسنگ کانفرنس میں پاکستانی مندوبین کا انتخاب کس طرح عمل میں لایا جائے۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے پہلے پاکستان کی دو تہائی نرسیں پاکستان ٹرینڈ نرسز ایسوسی ایشن کی ممبر بن چکی ہوں گی۔ چنانچہ یہ کانفرنس پاکستان کی درخواست الحاق پر غور کرنے پر رضامند ہو گئی ہے۔ پاکستانی نرسوں کی تاریخ میں یہ نہایت ہی اہم موقع ہوگا۔ کیونکہ اس طرح ان کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو جائے گی اور ان کے معیار کی بلندی میں مدد مل سکے گی۔

یہ یاد رہے کہ پاکستان ٹرینڈ نرسز ایسوسی ایشن آج سے ایک برس پہلے ٹرینڈ نرسز آف انڈیا کی جگہ معرض وجود میں آئی تھی تاکہ پاکستان کی نرسیں اپنے پیشہ سے متعلقہ امور پر باہم صلاح و مشورہ کر سکیں۔

ڈاکٹر جیسپ ۲۶ فروری کو کراچی پہنچیں گے

دہلی ۱۶ فروری۔ ۲۳ فروری کو دہلی میں امریکہ کے سفیر مندوب ڈاکٹر فلپ جیسپ کی آمد متوقع ہے۔ ڈاکٹر جیسپ فی الحال ایشیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اپنے چار روزہ دوران قیام میں آپ ڈاکٹر راجندر پرشاد، پنڈت نہرو اور وزارت خارجہ کے دوسرے اعلیٰ احکام سے ملاقات کریں گے۔ ۲۶ فروری کو آپ دہلی سے کراچی کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ ڈاکٹر جیسپ کابل بھی جائیں گے۔ (اسٹار)

میلہ چراغاں کی تقریب چھٹی

لاہور ۱۶ فروری۔ ۲۵ مارچ ہفتہ کو میلہ چراغاں کی تقریب میں ڈپٹی کمشنر لاہور کا دفتر اور دیگر ماتحت دفاتر بند رہیں گے۔ ۲۵ مارچ ۵۰ء ہفتہ کے دن صرف ہندو ملازمین ہولی کے تہوار کے سلسلہ میں چھٹی منائیں گے (سرکاری اطلاع)

جٹ ہوائی جہازوں کے چلانے میں کم خرچ ہوگا

لنڈن ۱۶ فروری۔ امید کی جا رہی ہے۔ کہ دنیا کے پہلے جٹ ہوائی جہاز ڈی ہویلینڈ کومٹ کے چلانے میں اس قسم کے جدید ترین ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں ایک ٹن پر فی میل ۲۰ فیصدی کم خرچ ہوگا۔ اس ہوائی جہاز میں ایندھن کے بہت جلد جلنے کی وجہ سے خرچ کا سوال بہت اہم تھا۔ لیکن اسی قسم کے ۴۰،۰۰۰،۵۰ پاؤنڈ والے طیارہ پر تجربہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ایندھن جلنے میں جتنا خرچ ہوتا ہے۔ وہ اتنے ہی وقت میں پرواز تیز ہونے کی وجہ سے پورا ہو جاتا ہے۔

یہ طیارہ موجودہ پنکھوں والے ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں دوگنا وزن سال میں لے جائیگا۔

اور اس لئے سالانہ منافعہ میں بھی اسی حساب سے ترقی ہو جائے گی۔ اس طیارہ کے استعمال میں ایک مسئلہ ابھی حل طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ گرم ممالک کے ہوائی اڈوں یا مقامات کے اڈوں سے چلانے میں پرواز کرتے وقت کچھ دقت ابھی پیش آتی ہے۔ اس نئے طیارہ کے لئے آرڈر موصول ہونے کی تیاری میں ڈی ہویلینڈ نے اپنے کارخانہ میں ضروری تبدیلیاں کر لی ہیں (اسٹار)

شامی عورتوں کا مساوات کا مطالبہ

دمشق ۱۶ فروری۔ شام کی عورتیں مردوں سے مساوات کا مطالبہ کر رہی ہیں اور دستور ساز کمیٹی کو انہوں نے عرضی بھیجی ہے کہ نئے دستور میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق ہونے چاہئیں۔ عورتوں کا کہنا ہے کہ اگر ان کی تعلیمی استعداد مردوں کے برابر ہو تو قانون سازی اور ملکی انتظام میں انہیں بھی حصہ ملنا چاہئے۔ وہ اسی طرح جبری بھرتی کے ماتحت شام کی فوج میں بھی شریک ہونا چاہتی ہیں۔ جس طرح آجکل وہاں کے نوجوان ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شام اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ اور اس ادارہ نے عورتوں کے سیاسی حقوق کو تسلیم کر لیا ہے۔ (اسٹار)

کناڈا کا تشفی بخش تجارتی توازن

اٹاوہ ۱۶ فروری۔ اپنی ساری اقتصادی تاریخ میں ۱۹۴۹ء کا سال کناڈا کے لئے بہترین ثابت ہوا ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صنعت کاروں کو اس سال سارے دولت مشترکہ کے مقابلہ میں سب سے زیادہ اجرت دی گئی۔ اور سالانہ درآمد کے اعداد بہت تشفی بخش ثابت ہوئے صنعتوں میں اجرت کی

م شرح کا نیا بلند اوسط ۱۳ پاؤنڈ ۱۵ شلنگ فی ہفتہ رہا۔ سال کی درآمد میں ۷۔۴ فیصدی اضافہ ہوا۔ اور ان کی قیمت ۹۰ کروڑ پاؤنڈ ہوئی۔

(اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳

ہمارے دل کی آواز ہے اور ہر مسلمان اس میں شریک اور دل سے شریک ہے کیونکہ یہ کوئی آج کی چیز نہیں"۔

عرض ہے کہ ہم یہ بالکل نہیں کہتے کہ یہ آواز صرف ایک جماعت یا چند افراد کی آواز ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس زمانے کے کثیر علماء ختم نبوت کا وہ عقیدہ رکھتے ہیں جو آپ کا ہے۔ اور ہم اس معاملہ میں آپ کی ہر ایک توضیح پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ہم اسکو اچھا سمجھتے ہیں تاکہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ اس وقت اس انداز میں کہ ملک میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ مذہبی منافرت پھیلانے کی مہم کا آغاز ایک خاص فرقہ نے اپنی اور اپنے آقاؤں کی ذاتی اغراض کے مدنظر کیا ہے۔ افہام و تفہیم کے جائز حدود تک تبادلہ خیالات نہایت ضروری ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ حافظ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ہمیں ان بزرگ باتوں پر بھی رنج نہیں۔ جو آپ نے خارج از بحث ضمناً فرمائی ہیں۔ اس کی جزا انہیں اللہ تعالیٰ دے گا۔ لیکن غور تو فرمایئے دوسروں پر تاحق الزام چلانے والے کیا ان مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے یہ شور و غوغا مچا رہے ہیں؟ ایسے لوگوں کی پشت پناہی کہاں تک جائز ہے۔ خاصکر ایسے نازک وقت میں کہ پاکستان میں قیام امن کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کوئی خاص مجبوری یا کسی خاص مصلحت سے یا کسی اتحاد کے ماتحت ایسا ہو رہا ہے تو خیر یہ اور بات ہے۔

مجلس توسیع اردو
تعلیم الاسلام کالج لاہور

کے زیر اہتمام سید عابد علی عابد ایم۔ اے پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور زیر صدارت محترم ڈاکٹر ایم۔ ڈی تاثیر ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور بروز اتوار بتاریخ ۱۹ فروری ۳½ بجے دوپہر

"اردو الفاظ کی نئی تحقیق"

کے موضوع پر کالج ہال میں تقریر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ ارباب ذوق سے التماس ہے کہ شرکت فرما کر مستفید ہوں۔ رشید احمد قیصرانی معتمد